© rasailojaraid.com

مدیر کے نام

محمد ابراہیم ،اسکردو

’حکومت کی کارکردگی اور آنے والے انتخابات‘ (اکتوبر ۲۰۱۲ء)، متوقع قومی انتخابات کے پیشِ نظر اہم تحریر ہے۔ امیر جماعت سید منور حسن صاحب نے جہاں انتخابات کی اہمیت اور قوم کو اپنی حالت کے بدلنے کے اہم موقع کو سوچ سمجھ کر استعمال کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے، وہاں موجودہ حکومت کی محاذ آرائی اور تصادم کی سیاست، اہم ملکی مسائل بالخصوص بلوچستان اور کراچی کی تشویش ناک صورت حال اور ناٹو سپلائی کا ملک دشمن فیصلہ اور دیگر مسائل کا تذکرہ کرتے ہوئے حکومت کی کارکردگی کا مختصراً جائزہ بھی لیا ہے اور قوم کے لیے لائحہ عمل پیش کیا ہے۔ انتخابی مہم کے پیشِ نظر اس تحریر کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔

عبدالرشید عراقی ،سوہدرہ، گوجرانوالہ

’شام: اسد خاندان کا مجرمانہ دورِ حکومت‘ (نومبر ۲۰۱۲ء) پڑھ کر بڑی اذیت ہوئی۔ اس خاندان کے ظلم وستم کی داستان پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہوگئے کہ اپنے اقتدار کی خاطر اس ظالم خاندان نے شامی عوام پر ظلم وستم کی انتہا کر دی ہے۔ حافظ الاسد ایک ظالم اور سفاک حکمران تھا اور اس کا بیٹا اپنے ظالم اور سفاک باپ سے آگے بڑھ گیا ہے اور ہنوز اس کا ظلم وستم شامی عوام پر جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی لاٹھی بے آواز ہے۔ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ، ان شاء اللہ وہ دن دُور نہیں جب ظالم حکمران کو اپنے کیے کی سزا ملے گی اور شامی عوام اپنے صبر وتحمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق ٹھیریں گے۔ اسلامی میڈیا کو ظالم حکمران کے خلاف آواز اُٹھانی چاہیے۔

محمد صادق کھوکھر ،لسٹر، برطانیہ

’اقبال اور سیکولرازم‘ (نومبر ۲۰۱۲ء) اور علامہ محمد اسد کی تحریر ’ہم کیوں پاکستان بنانا چاہتے ہیں؟‘ (اگست، ستمبر ۲۰۱۲ء) بہت پسند آئے۔ چراغِ راہ کے سوشلزم نمبر پر تبصرہ (ستمبر ۲۰۱۲ء) بہت اچھا تھا اور یہ جملہ بھی خوب تھا کہ: ’’آپ کی محنت قابلِ داد اور طباعت کے معاملے میں شدید تساہل قابلِ فریاد ہے‘‘۔ براہِ کرم محمد اسد کی مزید تحریر شائع کریں، نیز محترمہ مریم جمیلہ پر بھی کسی کو لکھنا چاہیے۔ یہ دونوں شخصیات نومسلم تھیں۔ دونوں نے اسلام کی خاطر اپنے وطن چھوڑ کر پاکستان ہجرت کی لیکن ہم نے انھیں کوئی اہمیت نہیں دی۔ بیرونِ ملک ان پر کتب اور مضامین لکھے جاتے ہیں لیکن ہمیں کچھ خبر ہی نہیں۔

© rasailojaraid.com